# سورة آل عمران

## آيات ١٥٢ - ١٤٦

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ
مَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ
قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى
الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿١٤٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى
اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلۡقِىۡ
فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَ
مَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ اِذۡ
تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ فِى الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ
اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ
عَنۡهُمۡ لِيَبۡتَلِيَكُمۡ ۚ وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٥٢﴾

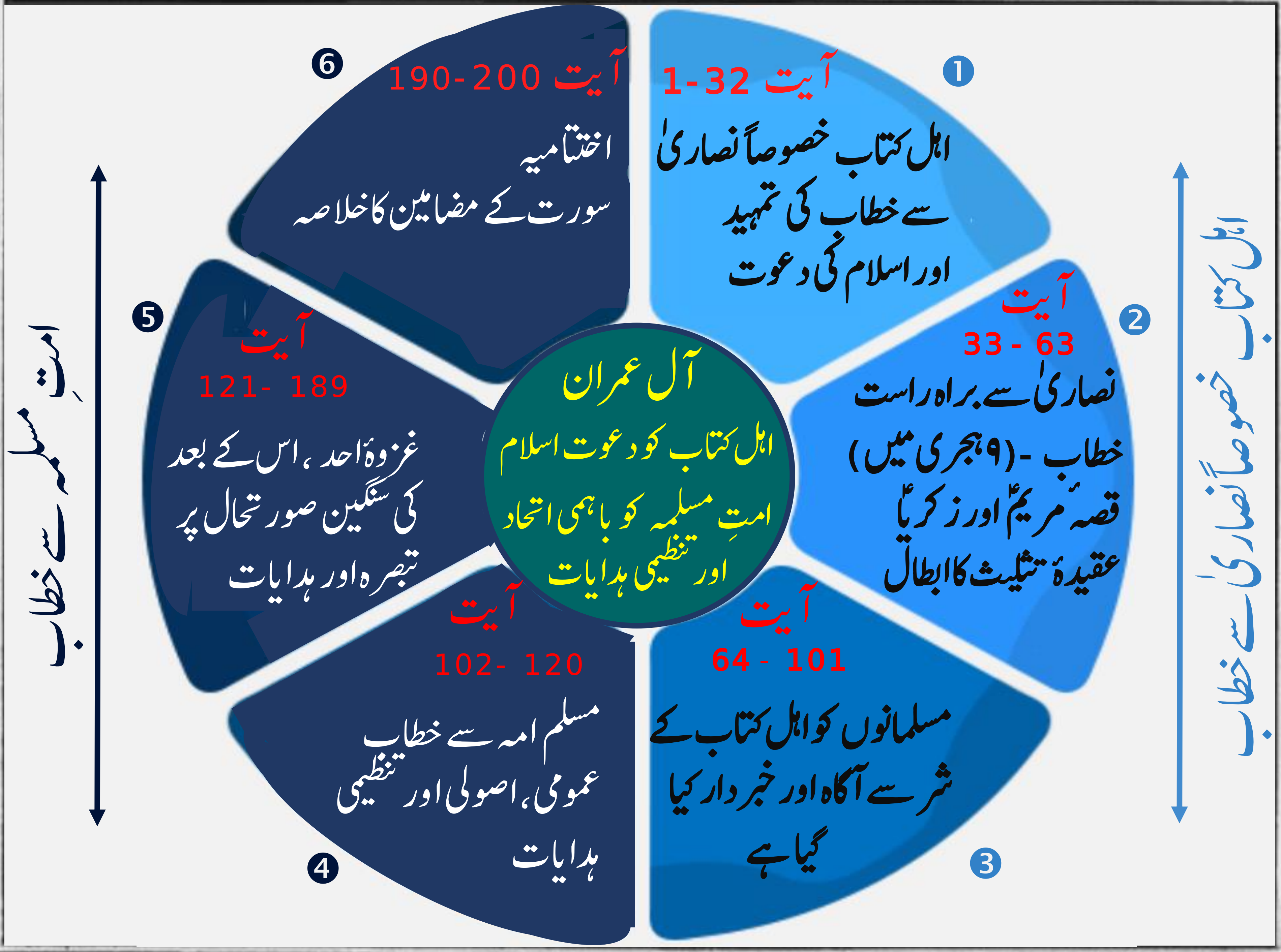

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب کی تمہید اور اسلام کی دعوت
2
آیت 33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت 64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے شر سے آگاہ اور خبردار کیا گیا ہے
4
آیت 102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی ہدایات
5
آیت 121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد کی سنگین صورتحال پر تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ

وَكَاَيِّنْ - اور کتنے ہی ہیں

کاین - اصل میں " ای " تھا اس پر کاف تشبیہ کا داخل کر کے نون تنوین کو نون کی شکل میں لکھ دیا گیا

اس طرح كَاَيٍّ قرآنی اِملاء میں كَاَيِّن لکھا جاتا ہے - یہ کم خبریہ (تعداد کی زیادتی) کے معنی دیتا ہے

مِّنْ نَّبِيٍّ - نبیوں میں سے

نَّبِيٍّ (واحد) لیکن ترجمہ جمع کا - کم خبریہ کی وجہ سے جس میں جمع کا مفہوم ہے

قٰتَلَ مَعَهٗ - قتال کیا جن کے ساتھ (مل کر)

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ - بہت سے اللہ والوں نے

رِبِّيُّون - رِبِّيٌّ کی جمع - اللہ والے

فَمَا وَهَنُوْا - تو وہ لوگ ہمت نہیں ہارے

لِمَآ اَصَابَهُمْ - اس سے جو پہنچی ان کو (کوئی تکلیف)

لِمَآ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

وَمَا ضَعُفُوۡا - اور نہ کمزور ہوئے

وَمَا اسۡتَكَانُوۡا - اور نہ جھکے

اِسْتِکَانَ یَسْتَکِیْنُ ، اِسْتِکَانَۃً - دبنا، جھکنا، عاجزآنا (X)

وَاللّٰهُ - اور اللہ

يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ - پسند کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں کو

| | |
|---|---|
| وَھْن | موت سے خوف اور زندگی کی محبت سے دل میں جو بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ عمل وارادے کا تعطل |
| ضُعْف | وہن سے عمل وارادے کا جو تعطل پیدا ہوتا ہے وہ ضعف ہے |
| اِسْتِکَانَت | ضعف سے حریف کے آگے گھٹنے ٹیک دینے کا جو نتیجہ ظہور میں آتا ہے وہ استکانت ہے |

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾

اِس سے پہلے کتنے ہی نبی ایسے گزر چکے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت
سے خدا پرستوں نے جنگ کی اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں اُن پر پڑیں ان
سے وہ دل شکستہ نہیں ہوئے، انہوں نے کمزوری نہیں دکھائی، وہ (باطل
کے آگے) سرنگوں نہیں ہوئے ایسے ہی صابروں کو اللہ پسند کرتا ہے

**How many of the prophets fought (in Allah's way), and with them (fought) Large bands of godly men? but they never lost heart if they met with disaster in Allah's way, nor did they weaken (in will) nor give in. And Allah Loves those who are firm and steadfast.**

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ

## عزیمت کی تلقین

- مسلمانوں کو احد میں پہنچنے والی تکلیف پر تبصرہ جاری - یہاں ان کو تلقین کی جارہی ہے کہ حوصلہ ہارنے کے بجائے اپنے سے پہلے اللہ والوں کی تابناک تاریخ پر نظر رکھو
- جہاد صرف تم لوگوں ہی پر فرض نہیں کیا گیا بلکہ پہلی امتوں میں بھی یہ ضروری قرار دیا گیا تھا
- نہ ستیزہ گاہِ جہاں نئی نہ حریفِ پنجہ شکن نئے وہی قوت اسداللّٰہی وہی مرحبی وہی عنتری
- رسول اللہ ﷺ سے پہلے انبیائے کرام بھی کفار کے ساتھ جنگ کرتے رہے ہیں اور ان کے ساتھ مل کر بھی اللہ کے بندوں نے جہاد کیا ، ان کے بچے یتیم ہوئے، عورتیں بیوہ ہوئیں ، گھر بار لٹ گئے، انھیں زخم پر زخم اور صدمہ پر صدمے برداشت کرنے پڑے۔ وہ آگ کے انگاروں میں جھونکے گئے، ان کی چمڑیاں ادھیڑ دی گئیں ، ان پر مصیبتوں اور پریشانیوں کی آندھیاں چلیں، مصائب کے پہاڑ ٹوٹے، صدموں اور زخموں سے چور چور ہوئے اس کے باوجود وہ پوری استقامت کے ساتھ بہادروں اور جوانمردوں کی طرح میدان کارزار میں سینہ سپر رہے۔ وہ دشمن کے مقابلے میں نہ بزدل ہوئے اور نہ ہی کم ہمت۔ اس طرح تم کو بھی ثابت قدم رہنا چاہیے
- یہ عشق نہیں آساں اتنا ہی سمجھ لیجے اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ‌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ‌ؕ

- یہاں اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا بھی مقصود ہے کہ نہ تو نبی اور اس کے صحابہ کے لیے جنگ کا پیش آنا کوئی انوکھی بات ہے اور نہ مصائب و شدائد سے ان کا گزرنا کوئی نیا حادثہ ہے
- یہ انبیاء کی ایک سنت اور خدا کے قانون ابتلا کا ایک لازمی تقاضا ہے۔ کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ جو نبی ہوتا ہے وہ اور اس کے ساتھی امتحان سے گزرے بغیر ہی منزل پر جا پہنچتے ہیں
- اللہ والے (رِبِّیُّون) یعنی علماء۔ کے اصل کردار کی بھی عکاسی، کہ وہ دشمنان دین کے ساتھ جنگ میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کے مددگار (دین کو قائم کرنے کی جدوجہد میں)
- تاریخ میں ہمیشہ سے حق و باطل کا مقابلہ رہا ہے۔ (انسان کو دیکھ لینا چاہئے کہ وہ کس طرف کھڑا ہے)
  ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغِ مصطفوی سے شرار بولہبی
- اللہ تعالیٰ کے راستے میں مصائب اور مشکلات، اللہ کے بندوں کے لیے کمزوری، ناتوانی اور دشمن کے آگے جھکنے کا موجب نہیں بنتے
- ایمان والوں کو آپ ﷺ کے ساتھ میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب و تشویق اور یہ بھی کہ دشمن کے سامنے سستی، خضوع، بزدلی اور اظہار ذلت اللہ کو سخت ناپسند ہیں

وَ مَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۱۴۷﴾

وَ مَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ - اور نہیں تھا ان کا کہنا

اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا - سوائے اس کے کہ انھوں نے کہا

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا - اے ہمارے رب تو بخش دے ہمارے لیے

ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا - ہمارے گناہ اور ہماری زیادتی

فِیۡۤ اَمۡرِنَا - ہمارے کام میں

وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا - اور تو جما دے ہمارے قدموں کو

وَ انۡصُرۡنَا - اور تو ہماری مدد کر

عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ - کافروں کی قوم (کے مقابلہ) پر

اسراف - کسی کام میں حد سے تجاوز کرنا

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٤٨ ۧ

أتَى يَأتِي ، إتْيانًا ۔ دينا

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ۔ تو دیا ان کو اللہ نے

ثَوَابَ الدُّنْيَا ۔ دنیا کا ثواب (بدلہ)

وَحُسْنَ ۔اور اچھائی

ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت کے ثواب کی

وَاللّٰهُ ۔ اور اللہ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ پسند کرتا ہے احسان کرنے والوں کو

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ
انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ ع

ان کی دعا بس یہ تھی کہ، "اے ہمارے رب! ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے در گزر فرما، ہمارے کام میں تیرے حدود سے جو کچھ تجاوز ہو گیا ہو اُسے معاف کر دے، ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر۔ آخرکار اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب بھی دیا اور اس سے بہتر ثواب آخرت بھی عطا کیا اللہ کو ایسے ہی نیک عمل لوگ پسند ہیں

All that they said was: "Our Lord! Forgive us our sins and anything We may have done that transgressed our duty: Establish our feet firmly, and help us against those that resist Faith."

And Allah gave them a reward in this world, and the excellent reward of the Hereafter. For Allah Loveth those who do good.

محمد اقبال

وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

## اہل ایمان کا شیوہ — عظیم کردار کا نمونہ

- اللہ کے جن محبوب بندوں کا ذکر گذشتہ آیت کریمہ میں - کہ انھیں جب مصیبتیں اور آزمائشیں پیش آئیں تو انھوں نے طرح طرح کی باتیں نہیں بنائیں، ایمان کے جس شاہراہ پر وہ گامزن تھے اس پر شک کا اظہار نہیں کیا، اللہ سے بدگمان نہیں ہوئے کسی دولت و نعمت کا سوال نہیں کیا حتیٰ کہ اجر و ثواب و جزا کا مطالبہ بھی نہیں کیا
- انہوں نے اپنا آپ اللہ کے حوالے کر دیا تھا، وہ اس کی طرف متوجہ تھے
- حالت قتال میں بھی صرف اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کی اور صرف ثابت قدمی کی دعا کی، کفار کے مقابلے میں کامیابی کی دعا کی
- جنگ کے حالات میں انبیاء علیہ السلام کے تربیت یافتہ افراد صرف اپنے گناہوں اور زیادتیوں کی بخشش، ان کے راستے پر ثابت قدمی اور کفار پر غلبہ کی درخواست کرتے ہیں (وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ)
- انبیاء علیہ السلام کے پیرو اور تربیت یافتہ افراد گناہ اور اسراف (امور میں تجاوز) کو کمزوری کا محور اور فتح کی رکاوٹ سمجھتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو ! جو ایمان لائے

اِنْ تُطِيْعُوا - اگر تم اطاعت کروگے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - ان لوگوں کی جنھوں نے کفر کیا

يَرُدُّوْكُمْ - تو وہ لوگ لوٹا دیں گے تم کو

رَدَّ يَرُدّ ، رَدًّا- لوٹانا، واپس پھیرنا

عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ - تمہاری ایڑیوں پر

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ - پھر تم پلٹوگے خسارہ اٹھانے والے ہوتے ہوئے

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ - بلکہ اللہ تمہارا کارساز ہے

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ -اور وہ بہترین مددگار ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تُطِيعُوا۟ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ فَتَنقَلِبُوا۟
خَٰسِرِينَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ ٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلنَّٰصِرِينَ ﴿١٥٠﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اُن لوگوں کے اشاروں پر چلوگے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو وہ تم کو الٹا پھیر لے جائیں گے اور تم نامراد ہو جاؤگے

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارا حامی و مددگار ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے

O ye who believe! If ye obey the Unbelievers, they will drive you back on your heels, and ye will turn back (from Faith) to your own loss.

Nay, Allah is your protector, and He is the best of helpers.

محمد اقبال

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾

## منافقین کا پراپیگنڈا اور اس کا ازالہ

- جنگ احد کے بعد جو صورتحال پیش آئی اس سے منافقین اور غیر مسلم قوتوں نے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کی
- آپ ﷺ کے اللہ کے رسول ہونے پر سوال، رسول اور شکست پہ سوال، اور بالآخر واپس جاہلیت کے دین میں چلے جانے کی ترغیب اور مہم –
- ایسی تمام کوششوں کا ہدف یہ نوزائیدہ نظام (دین اسلام )- کسی طرح اس کی بیخ کنی کردی جائے، اس کی تعلیمات، اس کے لانے والے (رسول ﷺ) اور اس کے ماننے والوں کو مٹا کر جاہلیت کے نظام کو برسرِ اقتدار رکھا جائے (دین یا سلام کی نسبت، کفر کی روش آج بھی یہی ہے ............)
- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو متنبہ فرمایا کہ اگر تم نے ان کفار کی باتوں کا اثر قبول کیا تو یہ تم کو پھر اسی جاہلیت کی تاریکی میں واپس لے جائیں گے جس سے نکال کر خدا تمہیں اسلام کی روشنی میں لایا ہے
- لیکن یاد رکھو ! واپس جاہلیت میں چلے جانا تمہارے لیے سراسر گھاٹے کا سودا ہے - ایمان کی دولت دنیا کی تمام دولت اور اثاثوں سے بڑھ کر قیمتی اثاثہ ہے

سَنُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ

سَنُلْقِىْ - عنقریب ہم ڈالدیں گے

أَلْقَى يُلْقِي ، إلقاءً - ڈالنا (IV)

فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا - ان کے دلوں میں جنہوں نے کفر کیا

الرُّعْبَ - رُعب

رُعب - خوف، ہیبت، دہشت

بِمَآ - بسبب اس کے جو

اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ - جو انہوں نے شریک کیا اللہ کے ساتھ

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ - جس کی نہیں اس نے اتاری

سُلْطٰنًا - جس کی نہیں اس نے اتاری

سَلِطَ يَسْلَطُ ، سَلَاطَةً - کسی پر غلبہ حاصل کرنا

سُلْطَان - (مبالغے کا صیغہ) - (1) زبردست قوت (2) اختیار، غلبہ (3) قطعی دلیل، سند

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ - اور ان کا ٹھکانہ آگ ہے

( ا و ي )

مَأْوَى- اترنے یا ٹھہرنے کی جگہ، منزل

أَوَى يَأْوِي ، إِيوَاءً - کسی جگہ اُترنا، پناہ لینا

وَبِئْسَ - اور کتنی بری ہے

بِئْسَ- کلمۂ ذم (مذمت بیان کرنے والا کلمہ)

اس کے مقابل (متضاد) کوئی اچھائی یا مدح بیان کرنے کے لیے نِعْمَ آتا ہے

مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ - ظالموں کی قیام گاہ

( ث و ي )

ثَوَى يَثْوِي ، ثَوَاءً - کسی جگہ مستقل قیام کرنا، ٹھکانہ بنانا

مَثْوَى - (ظرف)- مستقل قیام کرنے کی جگہ، ٹھکانہ

سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ
سُلۡطٰنًا‌ ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ‌ ؕ وَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾

عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب ہم منکرین حق کے دلوں میں رعب بٹھا دیں گے، اس لیے کہ اُنہوں نے اللہ کے ساتھ اُن کو خدائی میں شریک ٹھیرایا ہے جن کے شریک ہونے پر اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اُن کا آخری ٹھکانا جہنم ہے اور بہت ہی بری ہے وہ قیام گاہ جو اُن ظالموں کو نصیب ہو گی

**Soon shall We cast terror into the hearts of the Unbelievers, for that they joined companions with Allah, for which He had sent no authority: their abode will be the Fire: And evil is the home of the wrong-doers!**

محمد اقبال

سَنُلۡقِيۡ فِيۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ

## القائے رعب

- یہاں اللہ کا وعدہ — کہ وہ کفار کے دل میں مسلمانوں کا رعب طاری کر دے گا یہ اس لیے کہ وہ مشرک ہیں اور بت پرست و مشرک انسان ہر قوت و عظمت کے سامنے جھکتا ہے
- بخلاف مسلمان جو موحد ہے وہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کے سامنے نہیں جھکتا
- ایمان، عزم اور حوصلہ کی بنیاد ہے اس لیے مومنوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں اور یہ بلند حوصلگی مشرکین اور کفار کے دلوں میں رعب پیدا کرتی ہے (جتنا ایمان زیادہ کفار کے دلوں میں رعب بھی زیادہ)
- اس کا مظاہرہ جنگ احد کے اختتام پر- جب مسلمانوں کی صفیں درہم برہم ہو گئی تھیں۔ان کی کثیر تعداد شہید اور فوج کا بیشتر حصہ بری طرح زخمی ہو چکا تھا۔ اگر وہ اس وقت مدینہ پر یلغار کرتے تو ظاہری حالات ایسے تھے کہ شاید انھیں کسی قابل ذکر مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اتنا مرعوب اور خوفزدہ کر دیا کہ وہ اس کام کو نامکمل چھوڑ کر واپس چلے گئے

پھر جنگ تبوک میں بھی لاکھوں کا دشمن (اس وقت کی ایک عظیم فوجی طاقت) تعداد میں اپنے سے کہیں کم مسلمانوں کے مقابلے میں نہیں آئی

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ

وَلَقَدْ -اور یقیناً

صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ - سچ کر دیا ہے تم سے اللہ نے اپنا وعدہ

اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ -جب تم لوگ قتل کرتے تھے ان کو اس کے حکم سے

حَسَّ يَحُسُّ ، حَسًّا - فناہ کرنا، قتل کرنا، استیصال کرنا

فَشِلَ يَفْشَلُ ، فَشَلاً
ہمت ہارنا۔بزدلی دکھانا

حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ - یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی

وَتَنَازَعْتُمْ -اور باہم اختلاف کیا

فِى الْاَمْرِ - اس فیصلے میں

وَعَصَيْتُمْ - اور تم نے حکم عدولی کی

مِّنۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰىكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ

مِّنۢ بَعۡدِ -اس کے بعد کہ

مَاۤ اَرٰىكُمۡ - جو اس نے دکھایا تم کو

أَرَى يُرِي ، إراءةً - دکھانا ( IVI )

مَّا تُحِبُّوۡنَ- وہ جو تم لوگ پسند کرتے ہو

مِنۡكُمۡ مَّنۡ - تم میں وہ بھی ہیں جو

يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا-ارادہ کرتے ہیں دنیا کا

وَ مِنۡكُمۡ مَّنۡ - اور وہ بھی ہیں جو

يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ - ارادہ کرتے ہیں آخرت کا

ثُمَّ صَرَفَكُمۡ - پھر اس نے پھیرا تم کو

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

(ب ل ي)

اِبتَلَى يَبْتَلِي ، اِبْتِلاءً -
آزمائش کرنا، آزمانا (VIII)

عَنْهُمْ - ان سے

لِيَبْتَلِيَكُمْ - تاکہ وہ آزمائش میں ڈالے تم کو

وَلَقَدْ -اور یقیناً

عَفَا -اس نے درگزر کیا ہے

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ - اور اللہ فضل (کرنے) والا ہے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ - مؤمنوں پر

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَ
عَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾

اللہ نے (تائید و نصرت کا) جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ تو اُس نے پورا کر دیا ابتدا میں اُس کے حکم سے تم ہی اُن کو قتل کر رہے تھے مگر جب تم نے کمزوری دکھائی اور اپنے کام میں باہم اختلاف کیا، اور جونہی کہ وہ چیز اللہ نے تمہیں دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار تھے (یعنی مال غنیمت) تم اپنے سردار کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھے اس لیے کہ تم میں سے کچھ لوگ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کی خواہش رکھتے تھے تب اللہ نے تمہیں کافروں کے مقابلہ میں پسپا کر دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور حق یہ ہے کہ اللہ نے پھر بھی تمہیں معاف ہی کر دیا کیونکہ مومنوں پر اللہ بڑی نظر عنایت رکھتا ہے

محمد اقبال

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ
فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَ
اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾

**Allah did indeed fulfil His promise to you when ye with His permission Were about to annihilate your enemy,-until ye flinched and fell to disputing about the order, and disobeyed it after He brought you in sight (of the booty) which ye covet. Among you are some that hanker after this world and some that desire the Hereafter. Then did He divert you from your foes in order to test you but He forgave you: For Allah is full of grace to those who believe.**

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ

## احد میں ہونے والی غلطیوں اور کمزوریوں پر تبصرہ

- غزوہ احد میں جب مسلمانوں کو عارضی شکست سے دوچار ہونا پڑا تو ان میں سے بعض کے دلوں میں اس طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے کہ اگر واقعی ہم سے فتح و نصرت کا وعدہ کیا گیا تھا تو پھر ہمیں اس شکست سے دوچار کیوں ہونا پڑا ؟
- یہاں اس کا جواب دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا گیا اپنا وعدہ پورا فرما دیا تھا، جبکہ تم لوگ ان کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے تھے۔ اور غلبہ تمہارا ہی تھا۔ یہاں تک کہ تم نے اپنی ان کمزوریوں کی وجہ سے جن کا ذکر آگے فرمایا جا رہا ہے اپنی جیتی ہوئی بازی کو عارضی شکست وہزیمت سے دوچار کر دیا۔
- فتح کے بعد مسلمانوں کی شکست اپنی کمزوریوں کا نتیجہ ہے
- پہلی کوتاہی ۔ انھوں نے فشل کا ارتکاب کیا یعنی وہ ڈھیلے پڑ گئے، جنگ بدر میں اس بات پر عتاب نازل ہوا تھا کہ دشمن کو اچھی طرح تہِ تیغ کرنے سے پہلے مسلمان مال غنیمت کی طرف متوجہ کیوں ہوئے کیونکہ مقصود اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کفر کے علمبرداروں اور ان کے آئمہ کو اچھی طرح کچل دینا تھا
- دوسری کوتاہی ۔ پشت کے درے پر جن لوگوں کو حفاظت کے لیے مامور کیا گیا تھا انھیں تاکید کی گئی تھی

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰٮكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ

- کہ جنگ کا نتیجہ کچھ بھی ہو تمہیں کسی قیمت پر اس جگہ سے نہیں ہلنا۔ لیکن انھوں نے جب مسلمانوں کو مال غنیمت لوٹتے ہوئے دیکھا تو آپس میں اختلاف کا شکار ہو گئے ان کے امیر نے ہر چند انھیں سمجھایا کہ ہمیں یہاں سے ہٹنا نہیں چاہیے لیکن اکثریت نے ان سے اختلاف کیا کہ فتح ہو چکی ہے اب یہاں رکنے کا کیا فائدہ، وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جا ملے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خالد بن ولید نے درے کو خالی پا کر گھوڑ سوار دستے کے ساتھ حملہ کر دیا اور جنگ کا نقشہ پلٹ دیا۔ فتح شکست میں بدل گئی
- **تیسری کوتاہی**- اللہ کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی- جب عبداللہ بن جبیرؓ درے کو نہ چھوڑنے پر اصرار کرتے رہے تو ۵۰ میں سے ۴۰ افراد نے ان کی بات نہ مانتے ہوئے درے کو چھوڑ دیا
- ان کوتاہیوں پر اللہ نے اپنا غضب نازل نہیں فرمایا بلکہ مسلمانوں کو ایسی آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے جن سے ان کی یہ کمزوریاں دور ہوں اور وہ زیادہ سے زیادہ خدا کی تائید و نصرت کے سزاوار بن سکیں۔
- یہ بھی دراصل اللہ تعالیٰ کے عفو و درگزر اور اس کے فضل و عنایت ہی کی ایک شکل ہے جسکا ذکر آیت کے آخر میں کر دیا گیا (وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ )- یعنی تم نے غلطی تو ایسی کی تھی کہ اگر اللہ تمہیں معاف نہ کر دیتا تو اس وقت تمہارا استیصال ہو جاتا۔ (لیکن اللہ نے تمہیں معاف کیا )